مہنگائی کیسے کنٹرول ہو!

سلیم یزدانی

صدر پرویز مشرف نے بدین میں یہ بیان دیا یا یوں کہیے کہ ہدایت دی کہ وزیراعظم اور صوبائی حکومتیں زمہنگائی کنٹرول کریں اور اس کے دوسرے دن یہ خبر اخبارات میں شائع ہوگئی کہ وزیراعظم نے قیمتوں پر نظر رکھنے کے لئے 12 رکن کمیٹی بنادی۔ عوام یہ سمجھتے ہیں حق بجانب ہیں کہ حکومت میں جو لوگ بیٹھے ہوئے ہیں ان کیلئے مہنگائی سرے سے کوئی مسئلہ نہیں ہے اس لئے اس کو سنجیدگی سے نہیں لیا جارہا ہے عوام یہ بات اچھی طرح جانتے ہیں کہ جب کسی معاملے کو کمیٹی یا کمیشن کے سپرد کیا جارہا ہو تو وہ معاملہ حل نہیں ہوگ اور ایسا کرنے کا مقصد عوام کے جذبات کو سرد کرنا ہوتا ہے لیکن یہ سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے کہ اس دفعہ معاملہ جذبات کا نہیں ہے بلکہ بھوک اور پیٹ کا ہے غربت وافلاس کا ہے اپوزیشن کی پارٹیاں اس کو ایشو بنانے کے لئے تگ و دو کر رہی ہیں مجلس عمل کے جلسوں میں یہ بات اٹھائی جارہی ہے کہ جب تک سرمایہ داروں سے اقتدار چھین کر عوام کو منتقل نہیں کردیں گے چین سے نہیں بیٹھیں گے کوئی کچھ بھی کہے لوگ ان کی طرف متوجہ ہورہے ہیں۔ حکومت میں جو لوگ ہیں وہ بڑی بڑی باتیں کررہے ہیں پہاڑ جیسے دعوے کررہے ہیں کہ پاکستان کی معیشت مضبوط ہے پاکستان کا دفاع ناقابل تسخیر بنادیا گیا ہے۔ غربت کم ہورہی ہے پاکستان کو باہر سے کوئی خطرہ نہیں ہے۔ اگر خطرہ ہے تو اندر سے ہے۔ ابھی تو وہ معاشی انفرااسٹرکچر وجود میں نہیں آیا ہے جو پاکستان کو مستقل اور پائیدار معاشی استحکام بخش سکے یہ جو کچھ ڈالر حکومت کی جیب میں ٹھسے ہوئے نظر آرہے ہیں یہ پاکستان کو عالمی دہشت گردی کے خلاف اس کے کردار کے صلے میں ملے ہیں، یہ بیرون ملک پاکستانیوں کی ارسال کردہ رقوم ہیں یہ 9/11 کے بعد امریکا اور فوجی ملکوں میں رہائش پذیر پاکستانیوں کی خوفزدگی کے عالم میں بھیجی ہوئی دولت ہے پاکستان کی معیشت اس وقت مستحکم ہوگی جب پاکستان کی مصنوعات سے دنیا کی مارکیٹیں بھری ہوں گی۔ پاکستان دنیا کو ٹیکنیکی خدمات مہیا کررہا ہوگا اور پاکستان میں بیروزگاری کی شرح کم سے کم ہوچکی ہوگی۔ پاکستان کا دفاع اس وقت ناقابل تسخیر سمجھا جائے گا جب پاکستان معاشی واقتصادی اعتبار سے مستحکم ہوگا اور وہ اپنے دفاع اور فوجی صلاحیت کو جدید تقاضوں کے مطابق بنانے کے لئے رقوم خرچ کرسکے گا اس وقت پاکستان فوجی اعتبار سے ایک مضبوط ملک ہوگا وہی ملک دفاع پر ضرورت کے مطابق اخراجات کرسکتا ہے جس کے پاس زرمبادلہ کے اکاؤنٹ میں Surplus سرمایہ ہو۔ پاکستان کو اندر سے بھی خطرہ ہے اور باہر سے بھی خطرہ ہے مصلحتوں نے ہماری زبانیں گنگ کردی ہیں پاکستان کے اطراف میں سیکورٹی کا ماحول تیزی سے خرابی کی طرف جارہا ہے باہر سے پاکستان کو غیر مستحکم کرنے کی کوشش ہوسکتی ہے۔

آج ہم جس دیتانت پر فخر کررہے ہیں یہ اس حکومت کا کارنامہ نہیں ہے یہ مرحوم ذوالفقار علی بھٹو کے وژن اور مستقبل بینی کا ثمر ہے۔ یہ نواز شریف کے اس فیصلے کا نتیجہ ہے کہ انہوں نے تمام تر دباؤ کو نظرانداز کر کے ایٹمی دھماکہ کیا جس نے اچھے کام کئے ہیں انہیں ماننا چاہئے اور جس نے برے کام کیے ہیں وہ بھی عوام کے سامنے لانا چاہئے ان کے اچھے کاموں کی فصل موجودہ حکومت کاٹ رہی ہے اور اپنے برے کاموں کی سزا برے کام کرنے والے بھگت رہے ہیں۔

عملی زندگی کی حقیقتیں بڑی مختلف ہوتی ہیں ان کا رشتہ معاشرتی رویوں سے ہوتا ہے ان کی جڑیں تہذیبی عمل میں پیوست ہوتی ہیں۔ پاکستان میں مہنگائی کو کتابی فارمولوں، کمیٹیوں اور کمیشن بٹھا کر کنٹرول نہیں کیا جاسکتا اس کے لئے "گڈ اکنامک گورننس" چاہئے۔ جب تک ایسا نہیں ہوگا مہنگائی پر کنٹرول نہیں ہوگا۔ اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ عملی زندگی کے تمام مظاہر مادہ پرستی کی طرف جاتے ہیں ستاون سال سے زیادہ ہونے کو آرہے ہیں پاکستان اور پاکستان میں رہنے والے لوگ پاکستان کو وجود میں لانے والے نظریات سے دور ہوتے جارہے ہیں ان کے نزدیک تقویٰ اور اخلاق بے حیثیت شے بن گئی ہے دولت امارت سیمنٹ اور سریے سے بلند ہونی والی عمارتیں بڑی چیزیں ہیں۔

اگر کوئی بھی شخص نبی کریم کا پڑھایا ہوا سبق بھلا دے اور وہ اپنے بھائیوں کا مال غلط طریقوں سے کھانے لگے۔ مال تجارت مہنگا کر کے بیچنے لگے، ملاوٹ کرنے لگے ذخیرہ اندوزی کو شعار بنالے مزدور کو اس کا حق نہ دے بھوکے کو کھانا نہ کھلائے غریب کے تن ڈھانکنے کا سامان نہ کرے تو اس کا انجام وہی ہوگا جو آج ہورہا ہے سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ حکومت کی عملداری یعنی رٹ کمزور ہے بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ رٹ ہے ہی نہیں۔

مہنگائی سے ستر فیصد سے لے کر اسی فیصد تک لوگ بری طرح متاثر ہوتے ہیں اس لئے کہ ان کی قوت خرید روز بروز گرتی جارہی ہے۔ اگر روزمرہ کے استعمال کی اشیا سستی کردی جائیں تو بڑی حد تک مہنگائی کا مسئلہ حل ہوسکتا ہے اس میں دالیں، سبزیاں، آٹا، چاول، مٹی کا تیل، دودھ، چینی، چائے کی پتی، دوائیں شامل ہیں۔ بازار میں اس کی رسد بڑھانے کی ضرورت ہے جو لوگ شہروں میں رہتے ہیں وہ مہنگائی سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں جو آبادی دیہات میں رہتی ہے اس کی ضروریات بہت کم ہیں دوسرے انہیں روزمرہ کے استعمال کی اشیا دیہات میں مل جاتی ہیں شہری آبادی کی اکثریت اس لئے مہنگائی سے متاثر ہوتی ہے کہ ان کے وسائل آمدنی یا تو محدود ہیں یا بہت کم ہیں اور حکومتوں نے اس طرف کوئی توجہ نہیں دی ہے اگر دیہات اور شہر سڑکوں کے ذریعہ ملادیئے جائیں اور بازاروں کو وسعت دیدی جائے تو کم آمدنی والے لوگ سکون حاصل کرسکتے ہیں وہ روزگار کے حصول کے لئے قریب کے شہروں میں جاسکتے ہیں اشیائے خوردونوش کی ترسیل بھی آسان ہوسکتی ہے۔

پھر ستم بالائے ستم یہ کہ آئے دن گیس کی بجلی کی اور پیٹرولیم کی مصنوعات کی قیمتیں بڑھا دی جاتی ہیں اس کے اثرات مہنگائی کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں۔ حکومت اگر ان قیمتوں کو کنٹرول کرنے میں کامیاب ہوجائے تو مہنگائی بڑھنے کے رجحان میں کمی آسکتی ہے گیس اور بجلی سے جو صنعتیں چلتی ہیں وہ توانائی کی قیمتوں میں اضافے کے ساتھ ہی مصنوعات کی قیمتوں میں اضافہ کردیتی ہیں پھر ڈیزل اور پیٹرول میں اضافہ رسل ورسائل کے کرایوں میں اضافے کا باعث ہوتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ حکومت اگر گیس، بجلی اور پیٹرولیم کی مصنوعات کی قیمتوں کو کنٹرول کرنے کا میکانزم وضع کرسکے تو مہنگائی کنٹرول ہوسکتی ہے لیکن ایسا ہونا گڈ گورننس سے مشروط ہے میں یہ سمجھتا ہوں کہ پہلے حکومت کو اس بات کی تحقیق کرنا چاہئے کہ روزمرہ کی اشیائے صرف کی پاکستان میں کتنی کھپت ہے اگر ملک میں ان میں سے کچھ اشیاء ضرورت سے کم پیدا ہوتی ہیں تو انہیں درآمد کرنے کی کھلے عام اجازت دے دینی چاہئے میاں نواز شریف کے زمانے میں ہنگامی بنیادوں پر پیاز بھارت سے درآمد کی گئی اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ذخیرہ اندوز پیاز بازار میں لے آئے اور بھارت سے بھی آگئی اور سستی ہوگئی۔

کہا یہ جاتا ہے کہ بعض بااثر تاجروں نے اس زمانے میں پاکستانی پیاز اتنی زیادہ برآمد کردی کہ ملک میں اس کی کمی ہوئی۔ اگر حکومت یہ چاہتی ہے کہ مہنگائی پر قابو پایا جائے تو اسے قانون کی عملداری قائم کرنی ہوگی کھانے پینے کی اور روزمرہ کے استعمال کی اشیا کی ذخیرہ اندوزی کو قانون کی قوت سے روکنا ہوگا اور اگر سبزیاں اور گوشت ملکی ضرورت سے کم ہیں تو اس کی برآمد بھی روکنی ہوگی۔

مہنگائی کی ایک اور بڑی وجہ ہے جس پر حکومت کو ترجیحی بنیادوں پر غور کرنے کی ضرورت ہے اور وہ متوازی معیشتوں کا نظر نہ آنے والا نظام ہے جو بلیک منی کا مرہون منت ہے ایک تو وہ نظام ہے، جو حکومت چلارہی ہے اور اس معاشی نظام میں زر کی گردش، حکومت کے ادارے کے ذریعہ ہورہی ہے ایک اور متوازی معیشت کا نظام بھی چل رہا ہے اس میں بلیک منی گردش کررہی ہے اس میں بدعنوانی کا، اسمگلنگ کا، ڈرگ سے حاصل ہونے والا زر گردش میں ہے اور یہ متوازی معیشت حکومتی معیشت سے بڑی ہے اور اسے کوئی کنٹرول نہیں کررہا ہے اس کے علاوہ بیرون ملک پاکستانیوں کے ذریعے آنے والا پیسہ ہے جو پورے پاکستان میں گردش کررہا ہے۔ اس کو کنٹرول کرنے کی ضرورت ہے اس کی موجودگی میں مہنگائی کو کنٹرول کرنا ناممکن ہے۔

متوازی معیشتوں کا اگر ہلکا سا بھی اندازہ کرنا ہے تو ان بازاروں اور علاقوں میں جاکر دیکھئے جہاں اشرافیہ کے لوگ خرید وفروخت کرتے ہیں دکانوں پر ایسا رش ہوگا کہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہاں سامان مفت تقسیم ہورہا ہے زیورات کی، کپڑوں کی دکانوں پر خریداروں کا رش دیکھنے سے یہ یقین کرنے کو دل نہیں چاہتا کہ اس ملک میں مہنگائی ہے عوام کی قوت خرید نہیں ہے دلہن کے ایک جوڑے کی قیمت اتنی کہ اس میں چار لڑکیوں کی شادیاں ہوجائیں میں نے ہمیشہ ہر حکومت کو یہ بات باور کرانے کی کوشش کی معاشرے میں مہنگائی، بیروزگاری، عدم مساوات اس وقت ختم ہوسکتی ہے جب پاکستان سے سرمایہ داری نظام اور سود کی لعنت ختم ہو لیکن اس طرف کوئی نہیں سوچتا اس لئے کہ اس کے لئے اسلام کی کڑوی گولی انہیں نگلنی ہوگی غربت کا خاتمہ معاشی عدل سے ممکن ہے لیکن ایسے نظام میں جو سود کے گرد چل رہا ہو معاشی عدل قائم نہیں ہوسکتا۔ اس نظام میں ارب پتی اور کھرب پتی افراد نمو پاسکتے ہیں معاشی اور مالی ادارے مضبوط نہیں ہوسکتے، ریاست توانا نہیں ہوسکتی۔

آج بھی بینکوں کے قرض دینے کا نظام ایسا ہے کہ اس سے نوے فیصد عوام قرضہ لے ہی نہیں سکتے اس لئے کہ نہ تو ان کے پاس بینک کے پاس رہن رکھنے کیلئے اثاثے ہیں اور نہ ہی قرضے واپس کرنے کیلئے وسائل ہیں۔ اس کا فائدہ بھی دس پندرہ فیصد لوگ اٹھا رہے ہیں۔ اب مہنگائی کو کنٹرول کرنے کا ایک طریقہ تو یہ ہے کہ ضروری اشیائے صرف کی تقسیم کا ایک نظام اور طریقہ کار وضع کیا جائے کہ پورے پاکستان میں عوام کو روزمرہ کے استعمال کی چیزیں آسانی سے اور ارزاں داموں مل سکیں اور ان اشیاء کو درآمد کرنے کی بھی اجازت دے دی جائے حکومت اس کیلئے زرمبادلہ نہ دے امپورٹر بازار سے زرمبادلہ خریدے اور چیزیں امپورٹ کرے دوسرے یہ کہ پیٹرولیم پروڈکٹس، ڈیزل اور پیٹرول کی قیمتوں کو آئے دن بڑھنے سے روکا جائے، گیس کی اور بجلی کی قیمتوں کو بڑھنے نہ دیا جائے۔